ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.2 2023

# خیبر پختونخوا کے اردو ادب اطفال میں خواتین کا کردار (شائع شدہ کتب کے تناظر میں)

# Role of women in children’s Urdu literature of Khyber Pakhtunkhwa (in the context of published books)

**راج محمد آفریدی**

ماہر مضمون اردو گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول تہکال بالا پشاور

**آسیہ راج**

لیکچرار اردو جناح کالج فار وومن پشاور یونی ورسٹی

## ABSTRACT

*Children are the future of a family, nation or country. Their existence cannot be denied. Children's presence is considered in all spheres of life. Similarly, they have their quota in the literary field as well. Of course, writing for children is an art and not an easy task. Perhaps this is the reason why the number of children's writers is less in Urdu literature especially female writers as compared to other genres. From day one, critics have been crying that the pace of children's literature in Pakistan, especially in Khyber Pakhtunkhwa, is slower than a tortoise's gait. Women writers can be counted on fingers. This analysis is somewhat correct that in the beginning, our writers ignored this genre and acted carelessly, but in the 21st century, there is an increase in the promotion of children's literature in Khyber Pakhtunkhwa by female writers. In order to be relevant to the topic, this article has been created in the context of published books for children written by women.*

Keywords:
Children's Literature, Objective Writing, Simple Style, Simple Language, Technique, Story, Curiosity, Improvisation, Positive Thinking, Dialogue, Imagery, Information Delivery.

**کلیدی الفاظ: ادب اطفال، مقصدی تحاریر، سادہ اسلوب، سہل زبان، تکنیک، کہانی، تجسس، اصلاح، مثبت سوچ، مکالمہ، منظر کشی، معلومات کی فراہمی۔**

بچے کسی خاندان، قوم یا ملک کا مستقبل ہوتے ہیں۔ ان کے وجود سے انکار ممکن نہیں۔ زندگی کے تمام شعبوں میں بچوں کی موجودگی کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح ادبی میدان میں بھی ان کا مخصوص کوٹہ ہوتا ہے۔ بلاشبہ بچوں کے لیے لکھنا ایک فن ہے اور یہ آسان کا م نہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ دیگر اصناف کے مقابلے میں اردو ادب میں بچوں کے لکھاریوں کی تعداد کم ہے۔

بچوں کا ادب کیا ہے ؟ سادہ اور آسان پیرائے میں بچوں کے لیے دل چسپ ادب تخلیق کرنا بچوں کا ادب کہلاتا ہے جس سے بچے لطف و مسرت حاصل کر سکیں، موضوع کوئی بھی ہو، بس پیرایہ بیان شگفتہ ہو۔ سادہ انداز سے مراد یہ کہ بچے کوئی بھی تحریر پڑھتے وقت بآسانی سمجھ سکیں اور انہیں لغت کی ضرورت کم سے کم تر محسوس ہو۔ ادب اطفال کی تعریف کرتے ہوئے اکبر رحمانی لکھتے ہیں:

> "وہ ادب جس کے ذریعے بچوں کی دل چسپی اور شوق کی تسکین ہو اور جو مختلف عمر کے بچوں کی نفسیات، ضرورتوں، دل چسپیوں، میلانات اور ان کی فہم و ادراک کی قوت کو پیش نظر رکھ کر تخلیق کیا گیا ہو، صحیح معنوں میں بچوں کا ادب کہلانے کا مستحق ہے۔"[1]

بچوں کے لیے ادب کی تعریف کے بعد اساتذہ و ماہرین نے بچوں کی نفسیات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ادبا کے لیے ان کی عمریں متعین کی ہیں تاکہ لکھتے وقت وہ بچوں کے سن کو سامنے رکھ کر تخلیقات سامنے لائیں۔ ڈاکٹر شفیع الدین نیر اس سلسلے میں رقم طراز ہیں:

> "جو ادب چار پانچ سال کی عمر سے لے کر تیرہ چودہ برس تک کے بچوں کے لیے مخصوص ہو، اسے ہم بچوں کے ادب سے تعبیر کر سکتے ہیں۔"[2]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.2 2023

مندرجہ بالا تعریفوں کو مد نظر رکھتے ہوئے خیبر پختونخوا میں بچوں کے لیے جو ادب تخلیق ہوا ہے، اس کی بنیاد رکھنے والوں میں مرد لکھاریوں سمیت خواتین ادبانے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ خیبر پختونخوا کی خواتین نے ملک بھر کے تمام شعبوں میں اپنا لوہا منوایا ہے۔ ان شعبہ جات میں ادب اطفال بھی شامل ہے۔ خواتین کی طرف سے ادب اطفال کے آغاز کرنے والوں میں پروفیسر منور رؤف کا نام اہم ہے لیکن افسوس کہ ان کا مجموعہ "اخلاقی کہانیاں" نایاب ہو چکا ہے جو خود ان کے پاس بھی نہیں۔ ان کی کہانیوں کے متعلق گوہر رحمان نوید لکھتے ہیں:

> "منور رؤف نے بڑوں کے لیے افسانہ نگاری کے علاوہ بچوں کے لیے لکھا۔ ان کی بچوں کے لیے لکھی گئی تحریریں "اخلاقی کہانیاں" کے نام سے شائع ہوئیں۔ یہ کہانیاں بچوں کے اعلیٰ ذوق کی ترجمانی کرتی ہیں۔"3

اس کے باوجود خواتین ادبانے خود کو ادب کی اس صنف میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے۔ متعدد خواتین لکھاریوں نے اخبارات و رسائل تک خود کو محدود رکھا ہے جن میں شازیہ شہزاد، صدف عمر، گل ارباب، رانی عندلیب، ڈاکٹر صبا خان، ندا آرزو، سعدیہ وقار وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ عنوان سے مطابقت رکھنے کی خاطر اس آرٹیکل کو شائع شدہ کتب کے تناظر میں پیش کیا جا رہا ہے۔

سیدہ عطیہ پروین:

ادب اطفال کی خواتین تخلیق کاروں میں سیدہ عطیہ پروین نے ادبی زندگی کا آغاز 2017ء میں ناول نگاری سے کیا۔ اسی سال انہوں نے بچوں کے لیے کہانیوں کا مجموعہ "دادی اماں کی کہانیاں" شائع کر کے ادب اطفال میں اپنا نام درج کروایا۔ 245 صفحات پر مبنی اس مجموعے میں کل 27 کہانیاں شامل ہیں۔ مصنفہ نے اپنی کتاب میں تخیلاتی کہانیوں سمیت حقیقی حکایات بھی شامل کی ہیں۔ مثلاً مصنفہ نے "میرے حضورؐ" (حضرت محمدؐ)، "کوہ طور میں روشنی" (حضرت موسیٰؑ)، "چاند، سورج اور ستارے" (حضرت یوسفؑ)، "پیغمبر اور ان کی زرد اونٹنی" (حضرت صالحؑ) اور "عاد کی منکر قوم" (حضرت ہودؑ) کی سچی کہانیاں من و عن پیش کی ہیں۔ ان کہانیوں کو آسان اور دل کش پیرائے میں سادہ اسلوب کی مدد سے پیش کیا گیا ہے۔ بچوں کے لیے ان کہانیوں میں معلومات سمیت بہت کچھ ہے مگر راقم الحروف کے مطابق ایسی کہانیاں تخلیق کے ضمرے میں نہیں آتیں کیونکہ یہی کہانیاں جوں کے توں مختلف تفاسیر و کتب میں عرصہ دراز سے بیان ہوئی ہیں۔

"دادی اماں کی کہانیاں" میں بچوں کے لیے اصلاحی کہانیاں بھی ہیں۔ عطیہ پروین کی کہانیوں میں بچوں کی دل چسپی سمیت اصلاح کا پہلو بھی نمایاں ہوتا ہے۔ انہوں نے ہر کہانی میں بچوں کے لیے کوئی نہ کوئی مثبت پیغام چھوڑا ہوتا ہے۔ مصنفہ نے ان کہانیوں کا اسلوب سادہ رکھا ہے البتہ اس مجموعے کی پروف خوانی نہیں ہوئی اس لیے اس میں رموز و اوقاف، املا اور قواعد کی بہت ساری غلطیاں موجود ہیں۔

ایک کہانی "پہلوان اور بابوزین" کے عنوان سے ہے۔ یہ ایک موٹے بندر اور رحم دل لڑکے زین کی کہانی ہے۔ اگلی کہانی "پاکستان زندہ باد" ہے جو بچوں کے لیے غیر موزوں ہے کیونکہ اس میں بارود، خود کش جیکٹ، دہشت گرد تنظیموں کا بار بار ذکر موجود ہے۔ یہ ایک انتہائی حساس موضوع ہے جس سے بچوں کو دور رکھنا چاہیے۔ "شہزادہ اور جن" نامی کہانی میں بچوں کے لیے بہترین سبق ہے۔ یہ ایک منظم پلاٹ پر مبنی تجسس بھری کہانی ہے۔ اس میں مافوق الفطرت عناصر سمیت منظر کشی بہت خوب ہے۔ اسی طرح دیگر کہانیوں میں لالچ بری بلا ہے، اماں معاف کر دو، جنگل میں درزی خانہ، دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے، ذیشان کا روزہ، جادو کا کیک وغیرہ شامل ہیں۔

منظر نگاری کے سلسلے میں عطیہ پروین کی کہانیوں میں کئی خوب صورت مناظر موجود ہیں۔ ایک منظر ملاحظہ ہوں:

> "چیل، باز اور کبوتر اپنے پروں کو کھول کر ادھر سے ادھر اڑتے رہے۔ ایسا لگتا تھا۔ نیلا آسمان سمندر ہو اور یہ سفید بگلے، کبوتر وغیرہ اس میں تیرنے والی چھوٹی چھوٹی کشتیاں ہوں۔"4

"ناشکرہ درخت" ہے جس میں ایک درخت کی کہانی ہے جو اپنی حالت پر خوش نہیں ہوتا۔ وہ خدا سے دعا کرتا ہے کہ اس کے پتے نرم و میٹھے بن جائیں۔ اگلی صبح ایسا ہو جاتا ہے مگر ساری بکریاں اس کے پتے کھا جاتی ہیں۔ پھر وہ دعا کرتا ہے کہ اس کے پتے سونے کے ہوں، اگلی صبح دعا کی قبولیت کے بعد چور آ کر سارا سونا چرا لیتے ہیں۔ پھر وہ دعا کرتا ہے کہ اس کے پتے شیشے کے بن جائیں۔ ایسا ہو جاتا ہے تو ہوا سے اس کے سارے پتے ٹوٹ جاتے ہیں۔ پھر ناشکرا درخت شرمندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خدا کے حضور توبہ کرتا ہے اور اپنی پرانی حالت کی دعا کرتا ہے۔ اس کہانی میں بچوں کو ہر حال میں صبر اور شکر ادا کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ مذکورہ کہانی انگریزی کہانی کا ترجمہ ہے جو پاکستان میں تعلیمی ادارے آفاق نے پانچویں جماعت کے نصاب میں شامل کی ہے۔

HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.2 2023

## ملکہ عبدالخالق :

خیبر پختونخوا میں بچوں کے ادب کی ترویج میں جن خواتین لکھاریوں نے کردار ادا کیا ہے، ان میں ملکہ عبدالخالق کا نام اہمیت کا حامل ہے۔اس سلسلے میں ان کا مجموعہ "ٹوٹا ہوا پنجرہ" منظر عام پر آ چکا ہے۔گھر میں ادبی ماحول کے سبب آپ نے ادبی زندگی کا آغاز 1993 میں کہانی "چھوٹی سی جنت" سے کیا۔ملکہ نے اردو ادب کی خدمت کئی حوالوں سے کی ہے۔مضامین، ڈرامے، مزاحیہ خاکے، افسانے اور بچوں کی کہانیاں ان کے قلم کا مرکز رہے۔

ملکہ عبدالخالق شعبہ تدریس سے وابستہ ہو کر مستعدی سے ادب کی خدمت کر رہی ہیں۔مختلف اخبارات و رسائل میں ان کی اب تک 100 کے قریب کہانیاں شائع ہوئی ہیں جن میں بچوں کی کہانیوں پر مبنی مجموعہ "ٹوٹا ہوا پنجرہ" شامل ہے۔"ٹوٹا ہوا پنجرہ" کو 2000ء میں دعوۃ اکیڈمی اسلام آباد نے شائع کیا۔اس میں کل 8 کہانیاں ہیں۔مصنفہ نے ان کہانیوں میں بچوں کی نفسیات اور ذہنی سطح کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے سادہ اور عام فہم اسلوب میں اپنا مدعا بیان کیا ہے۔مضمون ھٰذا میں کتاب میں شامل ہر ایک کہانی کا جائزہ کچھ یوں لیا گیا ہے:

"جھڑتی مٹی" اس مجموعے کی پہلی اور مثبت پیغام کی حامل تجسس سے بھرپور کہانی ہے۔اس میں حرام مال کھانے کی مذمت کر کے خوب صورت مثال سے اس کے نقصانات کو بیان کیا گیا ہے۔"جھڑتی مٹی" میں ایک خاندان کا ذکر ہے جو چند مہینوں بعد گھر تبدیل کرتا رہتا ہے کیونکہ جس گھر میں بھی وہ رہائش اختیار کرتے ہیں، چند دنوں بعد وہاں کی چھتوں سے مٹی اور ریت گرنا شروع ہو جاتا ہے۔

اس گھر میں مرکزی کردار ایک چھوٹا بچہ سلیم ہے جس کی دادی اماں بھی ان کے ساتھ گھر میں رہائش پذیر ہے۔دادی اماں کا کردار پر تجسس ہے۔وہ اپنے بیٹے کے ہاتھ کا کچھ نہیں کھاتی بلکہ دوسرے بیٹے کے منی آرڈر سے گزارا کرتی رہتی ہے۔سلیم حیران ہے۔وہ گھر کی الجھنوں کا ذمہ دار دادی اماں کو سمجھتا ہے۔

ایک دفعہ پھر وہ سارے نئے گھر شفٹ ہو جاتے ہیں تو وہاں بھی چھت سے ریت گرنا شروع ہو جاتی ہے۔ایک دن دادی اماں سلیم کو بٹھا کر کہتی ہے کہ یہ سب کچھ تیرے باپ کی وجہ سے ہو رہا ہے کیونکہ وہ رشوت خور ہے اور حرام کی کمائی گھر لاتا ہے جس کی وجہ سے یہاں کی زمین ہمیں رہنے نہیں دیتی اور ہم بار بار گھر تبدیل کرتے رہتے ہیں ۔مصنفہ نے دادی اماں کے تاثرات کو سادہ اسلوب میں یوں پیش کیا ہے:

> "مجھے معلوم ہے، حرام و رشوت کا یہ مال کبھی ہم کو راس نہیں آئے گا۔پشت در پشت سے ہمیشہ ہم دو وقت کی کھاتے آئے ہیں، مگر حلال کھاتے آئے ہیں۔تیرا باپ۔۔۔وہ یتیموں کا خون چوستا ہے۔۔۔بے سہاروں کی انگلیاں مروڑتا ہے۔۔۔وہ سب سے رشوت لیتا ہے، حرام کھاتا ہے اور مجھ سے کہتا ہے کہ میں اس کے ساتھ حرام کھاؤں۔رشوت خور کا کہیں ٹھکانہ نہیں۔۔۔نہ دین میں اور نہ دنیا میں۔۔۔!"5

سلیم کے ابو بھی یہ سب سن لیتا ہے۔وہ ماں کی باتوں سے متاثر ہو کر دل سے توبہ کر لیتا ہے۔اس کے بعد حالات ٹھیک ہو جاتے ہیں اور سب ہنسی خوشی رہنے لگتے ہیں ۔"ٹوٹا ہوا پنجرہ" اس مجموعے کی مرکزی کہانی ہے کیونکہ مجموعے کا نام بھی یہی رکھا گیا ہے۔اسلوب اور تکنیکی لحاظ سے یہ تخلیق کہانی کم، افسانہ زیادہ لگتی ہے۔جسے راقم کے خیال میں ادب اطفال کی بجائے ادب عالیہ میں شمار کرنا جائز ہوگا۔"ٹوٹا ہوا پنجرہ" میں کشمیری مجاہدین کی داستاں ہے جو پڑوسی ملک میں کارروائیاں کرتے ہیں۔ایک دفعہ پڑوسی ملک کے جاسوس کہانی کے ہیرو شہزور کو بہلا پھسلا کر اس سے مجاہدین کے متعلق معلومات اخذ کر لیتے ہیں۔وہ مجاہدین کو گھر میں بند کر کے گھر کو آگ لگا کر انہیں زندہ جلا دیتے ہیں۔دیے گئے منظر و مکالمے میں اسلوب بھی ملاحظہ ہوں جو افسانوی رنگ میں ڈوبا ہوا ہے:

> "کچھ دیر چلنے کے بعد میری اور شہزور کی آنکھیں ایک مکان کو شعلوں میں گھرا ہوا دیکھ رہی تھیں۔مکان شہزور کا ہی تھا اور دور تک فوج اور فوجی جیپیں نظر آ رہی تھیں۔"انکل!" شہزور کا ہاتھ میرے ہاتھ میں کسی زخمی پرندے کی طرح تڑپ گیا۔سرد ہوائیں شعلوں کو بھڑکا رہی تھیں۔
>
> """سر!" ایک فوجی نے مجھے سلوٹ کیا۔"ہم نے ان دونوں کو مکان کے اندر بند کر کے مکان کو آگ لگا دی ہے، تاکہ فرار ہونے کا کوئی خدشہ نہ رہے۔"
>
> "نہیں۔۔۔نہیں" شہزور چیخ پڑا۔اس کی آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں، جن میں سے ایک آنسو بھی نہ ٹپکا۔"6

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.2 2023

مختصراً یہ کہ "ٹوٹا ہوا پنجرہ" آزاد ملک میں رہنے والے بچوں کی ذہنیت کے لیے ہرگز موزوں نہیں ہے۔ تاہم محکوم ذہنوں کو نئی روشنی ضرور دکھاتی ہے۔ مجموعے میں شامل دیگر کہانیوں کے عنوانات "ضرورت"، "بہن کے آنسو"، "ہم سب تھک گئے ہیں"، "اپنے گھر جاؤ"، "عید ایوارڈ "اور "شاداب چہرے "ہیں۔ مجموعی اعتبار سے "ٹوٹا ہوا پنجرہ "کی دو تین کہانیوں کو چھوڑ کر دیگر کہانیاں بچوں کے لیے بہترین اور سبق آموز ہیں جن میں مثبت پیغامات اور زندگی کو بہتر بنانے کے گر شامل ہیں۔

ملکہ عبدالخالق کی ایک کہانی "پرعزم بچے" میں شامل ہے۔"پرعزم بچے" چار کہانیوں پر مبنی ڈاکٹر رئیس احمد مغل کا مرتب کردہ مجموعہ ہے جس میں ملکہ عبدالخالق کی کہانی سمیت ڈاکٹر اسحاق وردگ، اصغر علی ساگر اور رئیس احمد مغل کی بھی ایک ایک کہانی شامل ہے۔ اس مجموعے کو خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ اور اُمی سوشیو ایجوکیشنل سروسز نے باہمی تعاون سے جنوری 2012ء میں شائع کیا ہے۔"پرعزم بچے" میں شامل پہلی کہانی ملکہ عبدالخالق کی "تلاش" ہے۔ یہ ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھنے والے لڑکے کی کہانی ہے جسے سکول کے دنوں ہی میں مختلف کاموں میں باندھ لیا جاتا ہے۔ کبھی اینٹوں کا کام، کبھی تنور میں کام، گاڑیوں کے پرزے دھونا، جوتے پالش کرنا غرض ہر طرح کا کام اس نے کیا۔ اس کے ننھے سے ذہن میں کوئی بھی خیال ابھرنے سے پہلے ختم ہو جاتا۔ اتنے کام کے باوجود اس کی حوصلہ افزائی نہ ہوتی۔ ایک دن اس نے مسلسل کام سے چھٹکارا پانے کی خاطر گھر سے بھاگنے میں عافیت سمجھی۔

فرزانہ معروف:

ادب اطفال کے سلسلے میں خیبر پختونخوا کی شمولیت میں خواتین کی شمولیت اطمینان بخش ہے۔ اس فہرست میں فرزانہ معروف کا نام سب سے اہم ہے ۔ فرزانہ معروف نے 2012ء کے اوائل میں امی سوشیو ایجوکیشنل سروسز کے پلیٹ فارم تلے خیبر پختونخوا کے نامور لکھاریوں کو خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ کے تعاون سے جمع کیا اور ان سے بچوں کے لیے اردو، پشتو اور انگریزی میں 60 کے قریب کتب کی اشاعت ممکن بنائی۔ اس پراجیکٹ میں آپ نے بطور مصنف خود بھی شرکت کی۔ بچوں کے لیے درختوں، پھلوں اور سبزیوں کے ناموں کے ساتھ ان کے لیے شیخ سعدی شیرازی کی معروف کہانیوں کو بھی نہایت سلیس انداز میں "باتیں دانش کی" کے عنوان سے پیش کیا۔

کتاب کی ابتدا میں فرزانہ معروف نے شیخ سعدی شیرازی کا مختصر تعارف پیش کیا ہے تاکہ بچے یہ جان سکیں کہ ان کے سامنے کن کی کہانیوں کو پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد مصنفہ نے شیخ سعدی کی کہانیوں میں سے بچوں کے لیے ان کہانیوں کا انتخاب کیا ہے جن کا تعلق بچوں کی نفسیات اور سوچ سے ہے۔ ان قصوں کو مختصر کر کے آسان پیرائے میں بچوں کے لیے پیش کرنا ادب اطفال کا تقاضا ہے جس پر فرزانہ معروف پوری اتری ہیں۔ اس کتاب میں کل 12 چھوٹی چھوٹی کہانیاں ہیں جن کے عنوانات احسان فراموش آقا، آدھا اور آدھا، پورا، موثر فن، الجھا ہوا مقدمہ، ناشکری، طاقت ور کون؟، ایک بہترین ہتھیار وغیرہ ہیں۔

"احسان فراموش آقا" ایک جواں وبہادر کتے کی کہانی ہے جس نے جوانی بھر مالک کی خدمت کی۔ وہ اس کے لیے طرح طرح کے شکار کر کے لاتا۔ جب کتا بوڑھا ہوا، اس کی نظر کمزور ہوئی اور اس میں شکار پکڑنے کی سکت نہ رہی تو مالک اس سے بدظن ہو گیا۔ اب وہ اسے توجہ نہ دیتا۔ ایک دن اس نے کتے کو گھر سے نکال باہر کیا کیونکہ اب وہ اس کے کام کا نہ تھا۔ کتے نے مالک سے کہا کہ میں نے تیری عمر بھر خدمت کی اور آج جب میں کسی کام کا نہیں تو تو نے خود غرض بن کر میرا ٹھکانہ بھی مجھ سے چھین لیا۔ اس کہانی میں بچوں کو بتایا گیا ہے کہ خود غرضی سے بچ کر آخر دم تک ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہیے۔

"موثر فن "کہانی میں فن موسیقی کا ماہر مچھر سردیوں میں ٹھکانے اور خوراک کی تلاش میں شہد کی مکھیوں کے چھتے گیا اور وہاں رہنے کی درخواست کی۔ مچھر نے دربان مکھی سے کہا کہ اگر ملکہ اسے کھانے کو شہد دے دے تو اس کے بدلے وہ اس کے بچوں کو موسیقی سکھائے گا۔ مکھی نے کہا کہ ہم اپنے بچوں کو اپنا ہنر سکھائیں گے۔ تمہارے اس فن کا کیا فائدہ جو تجھے دو وقت کی روٹی تک نہیں دے سکتا۔ اس کہانی میں بچوں کو بتایا گیا ہے کہ وہ زندگی میں ایسا ہنر ضرور سیکھیں جو مشکل وقت میں ان کے کام آئے۔

"الجھا ہوا مقدمہ "میں مزاحیہ پیرائے میں اس کہانی میں سست لوگوں کے بہانوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا اسلوب بھی دیگر کہانیوں کی طرح سادہ ہے۔ اس میں یہ درس دیا گیا ہے کہ کاہل اور نکمے لوگ اپنی سستی پر پردہ ڈالنے کے لیے کوئی نہ کوئی بہانہ ضرور تراشتے ہیں۔

"ایک بہترین ہتھیار "کتاب کی آخری کہانی ہے۔ اس میں نرم گفتاری کا درس دیا گیا ہے۔ ایک خوب صورت اور مختصر مکالمہ ملاحظہ ہوں جب آنکھوں کو زبان پر ترس آتا ہے تو وہ زبان سے کہتی ہیں:

"تم ہر وقت دشمنوں (دانتوں) کے گھیرے میں رہتی ہو۔ خود کو ان کے وار سے بچانے کے لیے کیا تدبیر اختیار کرتی ہو؟"

زبان نے دھیرے سے کہا:

Vol.7 No.2 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

"نرمی۔"7

مجموعی لحاظ سے "باتیں دانش کی" میں فرزانہ معروف نے بچوں کو کئی اسباق سے نوازا ہے۔اسلوب کے حوالے سے مصنفہ نے کافی محنت کر کے اسے بچوں کی ذہنیت کے عین مطابق اختیار کیا ہے۔فرزانہ معروف کا اگلا کتابچہ "آئیں کہانی بنائیں" کے عنوان سے ہے جو تین کہانیوں پر مبنی ہے جن کے عنوانات یہ ہیں: گڑیا، گڈا اور تانگا ، جا من والا آیا ، ٹیڑھا درخت۔

فرزانہ معروف نے کہانیوں کے عنوانات بچوں کی ذہنیت کے عین مطابق رکھے ہیں۔انہوں نے چھوٹے چھوٹے جملوں میں بچوں کو تصاویر کی مدد سے کہانی بنانے کا گر سکھایا ہے۔فرزانہ معروف کی اس کے علاوہ اور بھی کئی کتب ہیں جو انہوں نے دیگر مصنفین کے ساتھ مل کر لکھی ہیں۔اس سلسلے میں ان کی اہم کتاب "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ؐ کا گھرانہ" ہے جو فرزانہ معروف نے میمونۃ الکبریٰ کے ساتھ مل کر لکھی ہے۔ مصنفین نے اس کتاب میں بچوں کی ذہنیت کے مطابق آسان اور سادہ اسلوب میں حضرت محمد صل وسلم کی زندگی مبارک، حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی سمیت حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی زندگی کے مختلف واقعات کو آسان پیرائے میں مختصر صورت میں لکھا ہے۔ مصنفین نے حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہ کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات مختصر طور پر بیان کیے ہیں۔ یہاں بھی مصنفین کا اسلوب سلیس ہے۔اگلے باب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا عمومی ذکر ہوا ہے۔اسی میں حضرت بی بی فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالی عنہ کا خصوصی ذکر موجود ہے۔بی بی فاطمہ کی زندگی کے واقعات میں سے ایک واقعہ ملاحظہ ہوں:

"آپ رضی اللہ عنہا بہت پاکیزہ، عبادت گزار اور سخی تھیں۔ایک دفعہ کسی نے زکوٰۃ کے نصاب کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ حصہ تو ڈھائی فیصد ہے لیکن اگر میرے پاس ہو تو سارے کا سارا اللہ کی راہ میں خرچ کر دوں۔"8

فرزانہ معروف کا اگلا کتابچہ "میں اور میرا ماحول" کے عنوان سے ہے جو انہوں نے فریال اسفر کے ساتھ مل کر تخلیق کیا ہے۔ مصنفین نے اس کتابچے میں بچوں کو کئی حوالوں سے باعلم بنانے کی سعی کی ہے۔آغاز میں بچوں کو اعضائے بدن کے متعلق آگاہ کیا گیا ہے، پھر گھر کے متعلق بتایا گیا ہے کہ گھر کیسے ہوتا ہے، کمرہ کیسے ہوتا ہے۔ مختلف گھروں پر مشتمل محلے کا اور وہی پر مارکیٹ کا ذکر بھی موجود ہے۔اسی طرح مارکیٹ میں اشیائے خورونوش کا بیان ہے، پارک میں کھیل کود، ورزش کا ذکر اسکول میں پڑھائی لکھائی کا ذکر اور ہسپتال میں علاج معالجے کا ذکر موجود ہے۔بچوں کو باتوں باتوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بچوں کو گھروں میں کیا کرنا چاہیے، اسی طرح بچے اسکول میں کیا کرتے ہیں اور ہسپتال میں کیا ہوتا ہے۔اسی طرح بچوں کو گھر اور کمروں کی صفائی کی تلقین بھی کی گئی ہے اور بچوں اور بچوں کو گھروں میں آپس میں اتفاق سے رہنے کا درس دیا گیا ہے۔

فریال اسفر کے ساتھ مل کر فرزانہ معروف بچوں کو خاندان میں شامل رشتوں کے متعلق آگاہ کرنے کے لیے "ہمارا خاندان" کے عنوان سے کتابچہ لکھا جسے امی سو شیو ایجوکیشنل سروسز پشاور نے 2012ء میں شائع کیا۔اس کتاب میں مصنفین نے بچوں کو مختلف خاندانوں کے متعلق بتایا ہے۔خاندان میں مختلف رشتوں کے متعلق بتایا ہے۔ فرزانہ معروف کا اگلا کتابچہ رئیس احمد مغل اور وقار احمد کے ساتھ مل کر ترتیب دیا گیا ہے۔ جس کا عنوان "چار بیماریاں" ہیں۔اس میں بچوں کو چار خطرناک بیماریوں کے متعلق بتایا گیا ہے۔ان بیماریوں میں ڈینگی، ٹی بی، پولیو اور ہیپاٹائٹس کا ذکر موجود ہے۔ مصنفین نے آسان اور سادہ پیرائے میں بچوں کو ان بیماریوں کے متعلق آگاہی دی ہے اور اس کے علامات کا بھی ذکر ہے کہ بچوں کو بھی اندازہ ہو کہ انہیں کون سی بیماریاں لاحق ہیں۔اس کے ساتھ بچوں کو بتایا گیا ہے کہ ان بیماریوں سے کیسے بچا جا سکتا ہے اور اس کا علاج کیا ہے۔ مختصراً یہ کہ خیبر پختونخوا میں بچوں کے ادب میں فرزانہ معروف نے سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بیش بہا اضافہ کیا ہے جسے ادبی حلقوں میں تعریفی نظروں سے دیکھا گیا ہے

۔

میمونۃ الکبریٰ:

بچوں کے ادب کی تعریف جن مغربی و مشرقی نقادوں نے کی ہے، وہ سب اس پر متفق ہیں کہ ادب اطفال آسان اور عام فہم انداز میں پیش ہونا چاہیے۔ خیبر پختونخوا کے ادیبوں نے اسی روش کو اپنایا مگر میمونۃ الکبریٰ نے بچوں کے لیے اس سے ہٹ کر لکھا۔ میمونۃ الکبریٰ نے بچوں اور بڑوں کے لیے یکساں طور لکھا۔ بچوں کے لیے سو شیو ایجوکیشنل سروسز کے پراجیکٹ میں میمونۃ الکبریٰ کی مندرجہ ذیل دو کتابیں شامل رہیں: "کسب کمال کن" اور "موسم کا پھیر"۔

کسب کمال کن میں دو کہانیاں شامل ہیں۔پہلی کہانی "پڑھا لکھا مزدور" کے عنوان سے ہے جس میں ایک محنتی اور تعلیم یافتہ مزدور مومن نواز کی زندگی کے تجربات کا جائزہ لیا گیا ہے۔مومن نواز ہمیشہ خوش رہنے والا، رب کا شکر ادا کرنے والا، محنت کرنے والا، اپنے کام کسب سے محبت کرنے والا کردار ہے۔مومن پتھر توڑنے کی مزدوری کرتا

Vol.7 No.2 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

ہے۔جہاں جہاں یہ کام کے سلسلے میں جاتا ہے،وہاں پودے لگاتا ہے۔وہ مستقبل میں معلم بننا چاہتا ہے۔مصنفہ نے اس کہانی میں علم کی اہمیت بیان کی ہے۔مومن کو بھی محنت کا پھل مل جاتا ہے اور وہ ایک سکول میں استاد بن جاتا ہے۔وہ اللہ کی تقسیم پر راضی ہوتا ہے۔اس کہانی میں میمونۃ الکبریٰ نے بچوں کو مندرجہ ذیل اسباق دیے ہیں ۔اس کہانی کا انداز افسانوی اور اسلوب مشکل ہے۔اس لیے میمونۃ الکبریٰ کو مشکل پسند ادیبہ کہنا بجا ہے۔مثلاً:

"مومن نواز کی آنکھوں میں ہمیشہ سے ایک چمک تھی جیسے شفاف پانی کی جھیل ہو لیکن اس جھیل میں نہ تو کبھی تلاطم آیا اور نہ کبھی وہ کناروں سے چھلکی۔وہ جھیل پر سکون تھی،بے حد خاموش اور گہری۔کیسے کیسے راز تھے جو ان آنکھوں کی گہرائی میں ڈوبے ہوتے تھے ۔"9

کتاب میں شامل دوسری کہانی "مچھیروں کی بستی" ہے جس میں محنت کش کسانوں کا ذکر ہے جو اپنے پیشے سے محبت کرتے ہیں۔وہ چاول کی فصل بوتے ہیں اور مچھلیاں کھاتے ہیں۔مصنفہ نے اس تخلیق میں کہانی پن سے زیادہ منظر نگاری پر توجہ دی ہے۔ایک منظر ملاحظہ ہوں:

"اس وقت جھیل کا منظر اور بھی سہانا ہو رہا تھا کیونکہ اس میں بطخوں کے جوڑے بھی جگہ جگہ ڈبکیاں لیتے اور ابھرتے ڈوبتے،پروں کو پھڑ پھڑاتے تیر رہے تھے۔بابا کا ناتواں چپو کشتی کو ہولے ہولے گھسیٹ رہا تھا۔کشتی کا کنارہ جب پانی کے قریب ہو جاتا تو بچی جھک کے پانی کے چھینٹے اڑاتی اور جھیل میں ہاتھ مار مار کر لہریں بناتی۔"10

مذکورہ کہانی میں گیتوں کی صورت میں مصنفہ نے شاعرانہ صلاحیتوں کا اظہار بھی کیا ہے لیکن یہ گیت بھی بچوں کے مزاج کے مطابق نہیں کیونکہ اس میں بھی مشکل پسندی کا عنصر پایا جاتا ہے۔بچوں کو ثقیل الفاظ کی سمجھ بآسانی نہیں آتی۔کہانی میں شامل گیتوں میں سے ایک مثال یہاں پیش کی جاتی ہے:

"ساحلوں پر رواں
سرد یخ بستہ،نشتر کی مانند کھبتے ہوا کے تھپیڑے،
ناریل سے ڈھکی ڈالیوں کے تلے
دھان کی تیلیوں سے بنا جھونپڑا۔۔۔۔
جھونپڑے سے پرے جھانکتی منتظر وہ نگاہیں۔۔۔
اور ملاح کا رزق کی جستجو میں رمیدہ بدن"11

مجموعی لحاظ سے میمونۃ الکبریٰ کے ہاں کہانی پن کا فقدان ہے۔بچوں کو سطر سطر میں تحیر پسند ہوتا ہے جبکہ مصنفہ نے اپنی تخلیقات کہانی سے زیادہ منظر کشی پر توجہ دی ہے۔اس کے ساتھ ان کا اسلوب بھی افسانوی اور ملفوف ہے جو بچوں کے لیے موزوں نہیں۔

عالیہ نورین:

عالیہ نورین نے سکول و کالج کے رسالوں کے لیے مختلف موضوعات پر مبنی متعدد مضامین لکھے ہیں۔اس کے ساتھ ایک خاص مدت تک اخبارات کے بچوں کے صفحات میں کہانیاں لکھنا ان کا پسندیدہ مشغلہ رہا ہے۔عالیہ نورین نے خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ اور امی سوشیو ایجوکیشنل سروسز کے تعاون سے بچوں کے لیے دو کہانیوں پر مبنی کتابچے لکھے۔ان کی ایک کہانی "تحریم کی بلی" کو مذکورہ اداروں نے 2012ء میں شائع کیا۔اس کہانی میں مصنفہ نے بچوں کو جانوروں سے محبت کا درس دیا ہے۔جانوروں کی معصومیت اور انسیت سے بچوں کو ترغیب دی ہے کہ وہ جانوروں سے پیار کریں۔جہاں تک ممکن ہو جانوروں کی مدد کریں۔

بچوں کی نفسیات کو لے کر عالیہ نورین نے اپنی دوسری کہانی "میں چھوٹی ہوں یا بڑی؟" کے عنوان سے پیش کی ہے۔یہ بہترین سوچ پر مبنی کہانی ہے۔مصنفہ نے اس کہانی میں شانی نامی لڑکی کا ذکر کیا ہے جو گھر کے بچوں میں بڑی ہے اس لیے سب اسے کہتے ہیں کہ اب تم بڑی ہو گئی ہو اس لیے گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹایا کرو۔جب وہ کسی کام کرنے کا ارادہ کرتی ہے تو سب اسے ٹوکتے ہیں کہ ابھی تو تم چھوٹی ہو لہٰذا ایسا مت کرو۔شانی اس سے پریشان ہوتی ہے۔اسے سمجھ نہیں آتی کہ وہ چھوٹی ہے یا بڑی۔

کہانی کا انداز سادہ،عام فہم اور بچوں کی ذہنیت کے عین مطابق ہے۔اس کے ساتھ مصنفہ نے بہترین منظر کشی سے کہانی کی وقعت میں اضافہ کیا ہے۔ایک منظر ملاحظہ ہوں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.2 2023

> "اتوار کے دن سب گھر والے ناشتہ کر چکے تھے۔ ابو اخبار پڑھ رہے تھے۔ امی باورچی خانے میں دوپہر کا کھانا بنا رہی تھیں۔ دونوں چچیاں اپنے اپنے کمروں میں صفائی کر رہی تھیں۔ گڈو، بلو اور سونو صحن ہی میں کھیل رہے تھے۔ اتنے میں گڈو اور بلو کسی کھلونے کے لیے آپس میں لڑ پڑے۔ شانی نے انھیں چھڑانے کی کوشش کی تو دونوں رونے لگے۔ ان کو بہلانے کے لیے اس نے ٹی وی پر کارٹون لگانا چاہا۔ ٹی وی کا پلگ نکلا ہوا تھا۔ سوئچ بورڈ دیوار پر اتنی اونچائی پر لگا ہوا تھا کہ شانی کا ہاتھ وہاں تک نہیں پہنچتا تھا۔ شانی کو چونکہ سب بڑا کہتے تھے اس لیے اس نے کسی بڑے کو نہیں کہا کہ ٹی وی کا پلگ لگا دے بلکہ خود ہی ایک اسٹول اٹھا کر دیوار کے قریب رکھا اور پلگ لگانے لگی۔ ابھی وہ ٹی وی کا پلگ لگا ہی رہی تھی کہ اس کا پاؤں اسٹول پر ڈگمگایا اور وہ دھڑام سے زمین پر آ گری۔"12ء

اس کہانی میں بچوں کو اخلاقی درس دیتے ہوئے مصنفہ نے سمجھایا ہے کہ بچوں کو ہر حال میں بڑوں کی عزت کرنی ہے اور کسی بھی کام کے کرنے میں بڑوں سے مشورہ کرنا ہے۔

مسز میمونہ عبدالسلام:

ناروے حکومت نے صوبہ خیبر پختونخوا کے تعاون سے بچوں کے ادب کے سلسلے میں 2000ء میں ایک پراجیکٹ کیا تھا جس میں بچوں کے لیے متعدد کتابیں شائع ہوئی تھیں۔ اس پراجیکٹ میں صوبہ بھر کے مختلف ادیبوں کو لکھنے کا موقع ملا جن میں مسز میمونہ عبدالسلام نے بھی اپنی کتاب "ہمارا ماحول" کی وساطت سے نام شریک کیا۔

میمونہ کی کتاب "ہمارا ماحول" آسان اردو میں بچوں کی اخلاقی پرورش کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے۔ بچوں کی مثبت تربیت کی خاطر یہ پراجیکٹ ہوا تھا۔ مذکورہ کتاب میں پیش ہونے والی کہانی مقصد کو پورا کرنے کے ساتھ دل چسپ پیرائے میں لکھی گئی ہے۔ اس کہانی کا مرکزی کردار علی ٹی وی پر سنگاپور کے متعلق کوئی پروگرام دیکھ رہے تھے۔ سنگاپور میں ایک شخص روڈ کیلے کا چھلکا پھینکتا ہے، پولیس اسے فوراً جرمانہ کر دیتی ہے۔ علی یہ دیکھ کر حیران ہوتے ہیں اور شام کو ابو سے اسی واقعے پر بحث کرتے ہیں۔ اس کے ابو علی کو بتاتے ہیں کہ ایسا کرنے سے ماحول صاف ہوتا ہے جس کا ہمارے ملک میں فکر کرنے والا کوئی نہیں۔ علی صبح سکول جا کر ماسٹر جی سے ماحول کے متعلق مزید جان کاری حاصل کر لیتا ہے۔ علی کو اپنے ماحول کی فکر رہنے لگتی ہے۔ صفائی کے لیے وہ دوسروں کی محتاجی سے بچنے کے لیے خود صفائی کا آغاز کرتا ہے۔ دوسرے بچے بھی اس کا ساتھ دیتے ہیں۔ علی کی اس مہم سے لڑکیاں اور خواتین بھی متاثر ہوتی ہیں۔ ان کیفیات کو مصنفہ نے کچھ یوں بیان کیا ہے:

> "بچوں کی محنت، کوشش اور مل جل کر کام کرنے کی خوبی دیکھ کر مائیں اور بہنیں بھی اس نیک کام میں شامل ہو گئیں۔ علی کی امی نے اپنے گھر میں استعمال شدہ چیزیں جمع کرنے کے لئے تین ڈبے رکھ لئے: ایک ڈبہ کاغذ، گتہ اور ردی ڈالنے کے لئے، دوسرا شیشے کے ٹکڑوں یا شیشے کے ٹوٹے ہوئے برتنوں اور بوتلوں کے لئے اور تیسرا سبزی اور پھلوں کے چھلکے ڈالنے کے لئے۔ یہ ترکیب ہر ایک کو اتنی اچھی لگی کہ سب نے اپنے اپنے گھروں میں ایسے ڈبے رکھنا شروع کر دئے۔"13ء

مہ پارہ زاہد:

جن میں مہ پارہ زاہد بھی شامل ہے۔ مہ پارہ نے مذکورہ پراجیکٹ کے لیے معروف کلاسیکی کردار ٹارزن کی کہانی بعنوان "ٹارزن اور ظالم شکاری" لکھی۔ مصنفہ نے آسان اور سلیس زبان میں ٹارزن کی پرانی کہانی کو جدید بنانے کی کوشش کی مگر اس میں وہ ناکام نظر آئی کیونکہ ٹارزن، ماریہ اور ٹام سمیت مختلف جانوروں کو وہی پرانے انداز میں دکھایا گیا ہے۔ کہانی میں پیغام اچھا دیا گیا ہے یعنی جانوروں کی آزادی کا خیال رکھنا۔ اس کے ساتھ انسانوں کے جانوروں پر ظلم کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ مصنفہ انسانوں کی بربریت کے متعلق کچھ یوں لکھتی ہیں:

> "لومڑیوں کو صرف اس لیے مار ڈالا جاتا ہے کہ ان کی کھال کے کوٹ، پرس اور کھلونے بنائے جا سکیں۔ اتنے بڑے ہاتھیوں کو صرف دو دانتوں کے لیے مار ڈالا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جنگل کے بادشاہ شیر کو بھی نہیں چھوڑتے۔ اس کی کھال اپنے گھروں میں سجاتے ہیں۔ بھالو، بندر، شتر مرغ، زیبرے، ہرن اور جنگل کے دوسرے جانور ان کے چڑیا گھروں کی سجاوٹ کے کام آتے ہیں۔ یہ انسان تو ظلم کی حد کر دیتے ہیں۔"14ء

روبینہ قمر:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.2 2023

اردو ادب اطفال میں نظم کی نسبت نثر میں زیادہ کام ہوتا ہے۔اس آرٹیکل میں خیبر پختونخوا کے چند ادیبوں کا ذکر کیا گیا ہے،ان میں سب کہانی کار ہیں سوائے روبینہ قمر کے۔روبینہ قمر کا تعلق ڈیرہ اسماعیل خان سے ہے۔ خیبر پختونخوا میں نظم کی صورت میں روبینہ قمر نے بچوں اور بڑوں کے لیے کافی کچھ لکھا ہے۔انہوں نے سکول کے دنوں ہی سے اشعار کہنے کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ یہاں محض ان کی بچوں کی شاعری کا ذکر کیا جاتا ہے۔انہوں نے ادب اطفال کی مناسبت سے پہلا شعری مجموعہ "پھول اور تتلیاں"اُشاپبلشرز ڈیرہ اسماعیل خان سے 2020ء میں چھپوایا۔اس مجموعے میں کل 55 نظمیں ہیں جو آسان اور سادہ پیرائے میں بچوں کی ذہنیت کے عین مطابق ہیں۔ایک نظم "بکرے کی شان" سے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

بکرے کی بھی دیکھو شان ابو کی تنخواہ قربان

موٹا بکرا چھوٹا بکرا عید کے دیکھو کیا سامان

بڑے سینگ اور پتلا بکرا اس کے دیکھو لمبے کان [15]

اسی طرح روبینہ قمر کی ایک اور نظم "ایک دو تین" کے چند اشعار بطور حوالہ پیش کیے جاتے ہیں:

ایک دو تین دیکھو آٹے کی مشین

تین کے بعد آتا ہے چار آؤ کریں ہم گپ شپ یار

پانچ کے بعد آیا چھ بچے من کے سچے [16]

ڈاکٹر سیما شفیع:

بچوں کے ادب کے سلسلے میں خیبر پختونخوا کی باشعور خواتین میں ڈاکٹر سیما شفیع کا نام اہمیت کا حامل ہے۔آپ ہومیو پیتھک ڈاکٹر ہیں اور ادب عالیہ سے ہجرت کر کے ادب اطفال کی طرف آئی ہیں۔سیما شفیع نے بچوں کی روحانی اور ذہنی پرورش کے لیے متعدد نظمیں اور کہانیاں لکھی ہیں جو پاکستانی اور بھارتی اخبارات میں تواتر سے شائع ہوتی رہتی ہیں۔فی الحال ان کی نظموں کی کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی ہے البتہ کہانیوں کا مجموعہ "امی جی کا آنگن "اگست 2023 میں شائع ہوا ہے۔اس مجموعے کو سرائے اردو پبلی کیشن سیالکوٹ نے چھاپا ہے جس میں کل 13 کہانیاں ہیں۔ مصنفہ نے بیشتر عنوانات عربی زبان میں لکھے ہیں۔چند عنوانات یہ ہیں۔ قد افلح من تزکی، کاظمین الغیظ، ستار العیوب، لاتقنطو، لایسخر وغیرہ۔عنوانات اور کتاب میں شامل چند الفاظ بچوں کی ذہنیت کے مطابق نہیں۔

سیما شفیع نے ان کہانیوں کی مدد سے بچوں کو قرآنی تعلیمات اور نبی ﷺ کے سنن سے روشناس کرایا ہے،اس کے ساتھ بچوں کو اخلاقی اور اصلاحی پیغامات بڑی خوب صورتی سے پہنچائے ہیں۔مصنفہ نے ان تخلیقات میں مکالمہ اور منظر کشی پر خوب توجہ دی ہے۔ایک منظر ملاحظہ ہوں:

"سب گھر کے بڑے صحن میں مختلف ٹولیوں میں بیٹھے تھے۔ایک طرف عورتوں کی مجلس جوامی جی کے تخت کے گرد کرسیاں ڈالے بیٹھی تھیں۔سامنے ہی ایک میز کے ارد گرد سارے بچے بیٹھے تھے جبکہ مرد حضرات کچھ فاصلے پر چارپائیوں پر بیٹھے سردیوں کی دھوپ بھی سینک رہے تھے،اور سبز چائے کے ساتھ خشک میوے کا مزا لیتے ہوئے کچھ ضروری مسائل پر اظہار رائے بھی جاری تھا۔"[17]

ڈاکٹر سیما شفیع مقصدی کہانیاں لکھتی ہیں۔ان کے مطابق کتاب لکھنے کا مقصد بچوں میں قرآن فہمی پیدا کرنا ہے۔میرے خیال میں مصنفہ اپنے مقصد میں خاصی کامیاب ہوئی ہے۔ان کہانیوں کو طوالت سے بچا کر مزید دل چسپ صورت میں پیش کیا جاسکتا تھا۔

ڈاکٹر سلمیٰ:

ڈاکٹر سلمیٰ خیبر پختونخوا کے بچوں کے ادب میں نیا اضافہ ہے۔ خیبر پختونخوا کے اخبارات میں ان کی کہانیاں باقاعدگی سے چھپتی رہتی ہیں۔ادب اطفال کے سلسلے میں مئی 2023 میں نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد سے ان کا کتابچہ "عقل مند مرغی" کے نام سے شائع ہوا ہے۔اس باتصویر کہانی میں مصنفہ نے نہایت سلیس زبان کا استعمال کر کے دل چسپ اور مقصدی کہانی پیش کی ہے۔کہانی کا مرکزی خیال اجنبیوں پر بھروسہ نہ کرنا ہے۔بچوں کو بتایا گیا ہے کہ وہ والدین کی اجازت کے بغیر انجان لوگوں کے لیے گھر کا دروازہ نہ کھولیں۔ڈاکٹر سلمیٰ لکھتی ہیں کہ:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.2 2023

"مرغی نے بچوں میں سے بڑے چوزے کو خوب سمجھایا تھا۔ وہ جب کام پر نکلتی تو بچوں کو دروازے بند کرنے کی تلقین کرتی۔ وہ روز بچوں کو سمجھاتے ہوئے کہتی۔

"جب تک میں نہ آؤں کسی غیر کے لیے دروازہ نہ کھولنا۔ آج کل حالات بہت خراب ہو گئے ہیں۔"18

خیبر پختونخوا میں ادب اطفال کی رفتار میں خاطر خواہ اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔ یہ سلسلہ بتدریج جاری ہے۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، کتاب دوست پشاور، الف لیلی بک بس سوسائٹی لاہور اور مقبول اکیڈیمی لاہور اس مد میں کافی سنجیدہ ہے۔ مستقبل قریب میں ان اداروں کی طرف سے خیبر پختونخوا کے ادیبوں کی کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔ خواتین کی نئی کھیپ ادب اطفال میں نمایاں مقام حاصل کر رہی ہیں۔

حوالہ جات


1. اکبر رحمانی، "اردو میں ادب اطفال ایک جائزہ"، ایجوکیشنل اکادمی، جلگاؤں، 1991ء، ص:68
2. شفیع الدین نیر، "بچوں کا ادب"، نئی دہلی، نیر کتاب گھر، 1979ء، ص:29
3. گوہر رحمان نوید، "خیبر پختونخوا میں اردو ادب"، پشاور: یونی ورسٹی پبلشرز، 2020ء، ص:366
4. سیدہ عطیہ پروین، کہانی: "ناشکرہ درخت"، مشمولہ: دادی اماں کی کہانیاں، پشاور: این زیڈ پرنٹرز، 2017ء، ص:100
5. ملکہ عبدالخالق، "ٹوٹا ہوا پنجرہ"، اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی، 2000ء، ص:9
6. ملکہ عبدالخالق، "ٹوٹا ہوا پنجرہ"، اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی، 2000ء، ص:24
7. فرزانہ معروف، کہانی: "ایک بہترین ہتھیار"، مشمولہ: "باتیں دانش کی"، امی سوشیو ایجوکیشنل سروسز، 2012ء، ص:23
8. فرزانہ معروف، میمونۃ الکبریٰ، "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ وسلم کا گھرانہ"، پشاور: امی سوشیو ایجوکیشنل سروسز، 2012ء، ص:14
9. میمونۃ الکبریٰ، کہانی: "پڑھا لکھا مزدور"، مشمولہ: "اکسب کمال کن"، پشاور: امی سوشیو ایجوکیشنل سروسز، 2012ء، ص:3
10. میمونۃ الکبریٰ، کہانی: "مچھیروں کی بستی"، مشمولہ: "اکسب کمال کن"، پشاور: امی سوشیو ایجوکیشنل سروسز، 2012ء، ص:13
11. میمونۃ الکبریٰ، کہانی: "مچھیروں کی بستی"، مشمولہ: "اکسب کمال کن"، پشاور: امی سوشیو ایجوکیشنل سروسز، 2012ء، ص:12
12. عالیہ نورین، "میں چھوٹی ہوں یا بڑی؟" پشاور: امی سوشیو ایجوکیشنل سروسز، 2012، ص:3
13. مسز میمونہ عبدالسلام، "ہمارا ماحول" اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2000ء، ص:17
14. مہ پارہ زاہد، "ٹارزن اور ظالم شکاری"، اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2000ء، ص:5
15. روبینہ قمر، "پھول اور تتلیاں"، ڈیرہ اسماعیل خان: اُشا پبلشرز، 2020ء، ص:45
16. روبینہ قمر، "پھول اور تتلیاں"، ڈیرہ اسماعیل خان: اُشا پبلشرز، 2020ء، ص:64
17. سیما شفیع، ڈاکٹر، کہانی: "لاسِحَر"، مشمولہ: "امی جی کا آنگن"، سیالکوٹ: سرائے اردو پبلی کیشن، 2023ء، ص:67
18. سلمیٰ، ڈاکٹر، "عقل مند مرغی"، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2023ء، ص:6